Pathway to Ilm

Islamic Lifestyle & Motivation

PATHWAY TO ILM

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 19 | رجب 1447 / جنوری 2026

رجب کے مہینے اور اس کی اہمیت کے بارے میں جاننے کے لیے ہمارے نیوز لیٹر کے شمارہ نمبر 7 کو ہماری ویب سائٹ پر دیکھیں:
https://pathwaytoilm.info/jan-newsletter-urdu/

تقویٰ کی بنیاد

جیسے جیسے ہم بابرکت مہینے رمضان کے قریب آتے ہیں اور وہ مہینہ دلوں کو نرم، نفس کو قابو میں اور تقویٰ کو زندگی کی اصل منزل بنا دیتا ہے، تو یہ وقت ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہم ان لوگوں کی زندگیوں پر غور کریں جن کے دل اللہ ﷻ کی یاد سے زندہ تھے۔ ان کی زندگیاں ہمیں یہ سمجھاتی ہیں کہ تقویٰ کوئی ایسی چیز نہیں جو اچانک دل میں اتر جائے، بلکہ یہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے شروع ہوتا ہے، اور جب ان پر مستقل مزاجی کے ساتھ عمل کیا جائے تو آہستہ آہستہ پورے دل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔

ایسی ہی ایک مثال حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ کی ہے۔ آپ تقریباً 200 ہجری میں تُستر میں پیدا ہوئے اور 283 ہجری میں بصرہ میں وفات پائی۔ آپ اپنے وقت کے بڑے بزرگ اور صاحبِ حال انسان تھے۔ اگرچہ آپ کو حضرت ذوالنون مصریؒ کی صحبت بھی نصیب ہوئی، لیکن آپ کی روحانی زندگی کی اصل بنیاد آپ کے ماموں حضرت محمد بن سوّارؒ نے رکھی۔ حضرت سہلؒ خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں: "ایک دن میرے ماموں نے مجھ سے کہا: کیا تم اس اللہ ﷻ کو یاد نہیں کرتے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اللہ کو کیسے یاد کروں؟ انہوں نے فرمایا: جب تم سونے کے لیے لیٹو تو دل ہی دل میں، بغیر زبان ہلائے، یہ الفاظ کہا کرو:

اللہ ﷻ میرے ساتھ ہے۔ اللہ ﷻ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اللہ ﷻ میرے ہر عمل سے باخبر ہے۔ یہ کلمات تین مرتبہ کہنا۔"

حضرت سہلؒ نے اس پر پابندی سے عمل شروع کر دیا۔ کچھ عرصے بعد جب انہوں نے اپنے ماموں کو بتایا تو انہوں نے کہا: اب اسے سات مرتبہ کہا کرو۔ پھر کچھ وقت بعد تعداد گیارہ کر دی۔ اس طرح مسلسل عمل کرتے کرتے اللہ ﷻ کے ذکر کی مٹھاس ان کے دل میں بس گئی۔ ایک سال گزرنے کے بعد ماموں نے فرمایا:

"اس عمل کو مضبوطی سے تھامے رکھنا، یہاں تک کہ قبر میں داخل ہو جاؤ۔ یہ عمل دنیا میں بھی فائدہ دے گا اور آخرت میں بھی۔"

حضرت سہلؒ نے پوری زندگی اسی پر قائم رہ کر گزاری۔ بعد میں ان کے ماموں نے ایک بات اور سمجھائی:

"اے سہل ! جس انسان کو یہ یقین ہو جائے کہ اللہ ﷻ ہر وقت اس کے ساتھ ہے، اسے دیکھ رہا ہے اور اس کے ہر کام کا گواہ ہے، وہ اللہ ﷻ کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہے؟ اے سہل ! ہر گناہ سے خود کو دور رکھنا۔"

(وفیات الاعیان، 2/429–430)

جنت میں داخل ہونے کے 100 راستے

91 غمی اور خوشی کی حالت میں اللہ کی تعریف کرنے والے

92 مقربین میں سے ہونا

93 اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنا

94 ہمسایہ سے حسن سلوک کرنا

95 قرآن کریم حفظ کرنا

حوالہ: جنت کے سو راستے از ڈاکٹر شبیر احمد

دارِ ارقم میں ابتدائی مسلمانوں کی مجلس اور اسلام کا علانیہ اعلان

جب اسلام آہستہ آہستہ پھیلنا شروع ہوا تو مکہ میں ایمان لانے والوں کی ایک چھوٹی مگر پختہ جماعت وجود میں آگئی۔ ان نو مسلموں کو کفار کے ظلم سے بچانے اور یہ موقع دینے کے لیے کہ وہ براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے دین سیکھ سکیں، یہ طے کیا گیا کہ وہ حضرت اَرقمؓ کے گھر میں جمع ہوں۔

حضرت اَرقمؓ ابتدائی مسلمانوں میں شامل تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ وہ اسلام قبول کرنے والوں میں ساتویں یا دسویں نمبر پر تھے۔ ان کا گھر صفا پہاڑی کے دامن میں واقع تھا، جو اس مقصد کے لیے نہایت موزوں اور پوشیدہ جگہ تھی۔ کئی برس تک، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے تک، رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ اسی مبارک گھر میں باقاعدگی سے جمع ہوتے اور دینِ اسلام سیکھتے سکھاتے رہیں۔ جب حضرت عمرؓ ایمان لے آئے تو مسلمانوں کو قوت اور حوصلہ ملا، اور وہ اپنی مرضی کی جگہوں پر زیادہ کھلے انداز میں جمع ہونے لگے۔

ابتدائی تین برسوں تک رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی دعوت خفیہ طور پر، ایک ایک فرد تک پہنچائی۔ اس دوران لوگ بتدریج اسلام قبول کرتے رہے اور مسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ تین سال گزرنے کے بعد اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی طرف سے حکم نازل ہوا کہ اب پیغامِ اسلام علانیہ طور پر پہنچایا جائے۔

جب رسول اللہ ﷺ کو علانیہ دعوت دینے کا حکم ملا تو آپ ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور قریش کو پکارا۔ یہ سن کر ابو لہب غصے سے چلایا:
"تیرا ناس ہو! کیا اسی بات کے لیے تو نے ہمیں یہاں جمع کیا تھا؟"

حوالہ:

سیرت المصطفیٰ از محمد ادریس کاندھلویؒ (صفحہ 58)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ چھینک آنے پر کسی کو یَرْحَمُکَ اللہ کہنا سنت ہے؟

اسلام تحفہ (ہدیہ) دیتے وقت بھی خوبصورت اخلاق اور آداب سکھاتا ہے۔ ہمارے علماء نے اس عمل کے کچھ ایسے آداب بیان کیے ہیں جن پر عمل کرنے سے یہ معمولی سا کام بھی بہت زیادہ اجر کا باعث بن جاتا ہے:

تحفہ خلوصِ نیت کے ساتھ دیا جائے، محض دکھاوے یا کسی غرض سے نہ ہو۔ ایسا تحفہ نہ دیا جائے جو مشتبہ ہو یا حرام ہو۔ تحفہ دینے کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کیا جائے۔ تحفہ دیتے وقت اہلِ خانہ اور نیک لوگوں کا خاص خیال رکھا جائے۔ تحفہ اس چیز کا دیا جائے جو لینے والے کو پسند ہو یا اس کی ضرورت کے مطابق ہو۔ تحفہ دینے کے بعد احسان جتانا یا بار بار یاد دلانا درست نہیں۔

حوالہ: سنن و آداب، ابو بکر بن مصطفیٰ پٹنی، صفحات 364–365

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:

www.pathwaytoilm.info